۱۲ ہم وطن ایٹمی سائنسدانوں کا خفیہ اجلاس، اہم فیصلوں پر مشاورت

(نمائندہ خصوصی / نمائندگان)

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) 14 مئی: وفاقی دارالحکومت میں ہفتہ 13 مئی کی رات ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ملک کے 12 ممتاز ایٹمی سائنسدانوں نے شرکت کی۔ اجلاس کا مقام اور وقت آخری لمحے تک صیغۂ راز میں رکھا گیا۔ شرکاء کو اجلاس سے 48 گھنٹے قبل مطلع کیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے موبائل فون گھر پر چھوڑ کر آئیں۔ یہ اجتماع ملک کی تاریخ کے سب سے حساس اجلاسوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔

ذرائع کے مطابق اجلاس کی صدارت ڈاکٹر ارشد منیر چغتائی نے کی، جو ادارۂ تحقیقِ ایٹمی توانائی (پی آر اے ای) کے سربراہ رہ چکے ہیں۔ اجلاس میں ایٹمی ری ایکٹروں کی حفاظت، یورینیم کی افزودگی کے موجودہ معیارات اور بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کے حالیہ مطالبات پر تفصیلی غور کیا گیا۔ ایجنڈے کے آخری نکتے پر تقریباً ساڑھے تین گھنٹے بحث ہوئی۔

اجلاس کے بعد جاری کیے گئے مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ ملک کے ایٹمی پروگرام کو کسی بیرونی دباؤ کے تحت محدود نہیں کیا جائے گا۔ اعلامیے میں واضح کیا گیا کہ ایٹمی ری ایکٹروں کی حفاظت کے لیے جو اقدامات ضروری ہیں، وہ ملکی ماہرین خود کریں گے اور اس کے لیے کسی غیر ملکی مشورے کی ضرورت نہیں۔ اعلامیے پر 12 میں سے 11 سائنسدانوں کے دستخط ہیں۔

ایک شرکاء نے بتایا کہ اجلاس میں ایٹمی ری ایکٹروں کے حفاظتی نظام پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ ملک کے تین بڑے ری ایکٹروں میں ہنگامی حالت میں ٹھنڈا کرنے کے نظام کو مزید مضبوط کیا گیا ہے اور وہاں تعینات عملے کی تربیت کے لیے ہر سال خصوصی مشقیں کرائی جائیں گی۔ ایک شرکاء نے کہا کہ ماضی میں ایسی مشقوں کو غیر ضروری سمجھا جاتا تھا، مگر اب ان کی اہمیت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔

اجلاس کے بعد وزیرِ اعظم ہاؤس کے ترجمان نے ایک مختصر بیان میں کہا کہ حکومت سائنسدانوں کی سفارشات کا جائزہ لے گی اور ان پر عمل درآمد کے لیے ایک ٹائم لائن جلد جاری کی جائے گی۔ تاہم اجلاس کی تفصیلات کو خفیہ رکھنے کی وجوہات نہیں بتائی گئیں۔ دفترِ خارجہ کے ایک اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ اجلاس کے فیصلوں کا اثر ملک کی خارجہ پالیسی پر بھی پڑ سکتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اجلاس کا وقت اور مقام دونوں غیر معمولی ہیں۔ عام طور پر ایسے اجلاس پی آر اے ای کے دفاتر میں ہوتے ہیں، جبکہ یہ اجلاس ایک نجی مقام پر منعقد ہوا۔ ایک ماہر نے کہا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاملہ انتہائی حساس نوعیت کا تھا۔ ایک اور ماہر نے کہا کہ اجلاس کا خفیہ رکھا جانا بھی اپنے اندر ایک پیغام ہے۔

(جاری ہے، صفحہ 4 کالم 9 میں ملاحظہ کریں)

ہم وطن ایٹمی سائنسدانوں کا اجلاس، اہم فیصلوں پر مشاورت

(نمائندہ خصوصی / نمائندگان)

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) 14 مئی: وفاقی دارالحکومت میں ہفتہ 13 مئی کی رات ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ملک کے 12 ممتاز ایٹمی سائنسدانوں نے شرکت کی۔ اجلاس کا مقام اور وقت آخری لمحے تک صیغۂ راز میں رکھا گیا۔ شرکاء کو اجلاس سے 48 گھنٹے قبل مطلع کیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے موبائل فون گھر پر چھوڑ کر آئیں۔ یہ اجتماع ملک کی تاریخ کے سب سے حساس اجلاسوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔

ذرائع کے مطابق اجلاس کی صدارت ڈاکٹر ارشد منیر چغتائی نے کی، جو ادارۂ تحقیقِ ایٹمی توانائی (پی آر اے ای) کے سربراہ رہ چکے ہیں۔ اجلاس میں ایٹمی ری ایکٹروں کی حفاظت، یورینیم کی افزودگی کے موجودہ معیارات اور بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کے حالیہ مطالبات پر تفصیلی غور کیا گیا۔ ایجنڈے کے آخری نکتے پر تقریباً ساڑھے تین گھنٹے بحث ہوئی۔

اجلاس کے بعد جاری کیے گئے مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ ملک کے ایٹمی پروگرام کو کسی بیرونی دباؤ کے تحت محدود نہیں کیا جائے گا۔ اعلامیے میں واضح کیا گیا کہ ایٹمی ری ایکٹروں کی حفاظت کے لیے جو اقدامات ضروری ہیں، وہ ملکی ماہرین خود کریں گے اور اس کے لیے کسی غیر ملکی مشورے کی ضرورت نہیں۔ اعلامیے پر 12 میں سے 11 سائنسدانوں کے دستخط ہیں۔

ایک شرکاء نے بتایا کہ اجلاس میں ایٹمی ری ایکٹروں کے حفاظتی نظام پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ ملک کے تین بڑے ری ایکٹروں میں ہنگامی حالت میں ٹھنڈا کرنے کے نظام کو مزید مضبوط کیا گیا ہے اور وہاں تعینات عملے کی تربیت کے لیے ہر سال خصوصی مشقیں کرائی جائیں گی۔ ایک شرکاء نے کہا کہ ماضی میں ایسی مشقوں کو غیر ضروری سمجھا جاتا تھا، مگر اب ان کی اہمیت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔

اجلاس کے بعد وزیرِ اعظم ہاؤس کے ترجمان نے ایک مختصر بیان میں کہا کہ حکومت سائنسدانوں کی سفارشات کا جائزہ لے گی اور ان پر عمل درآمد کے لیے ایک ٹائم لائن جلد جاری کی جائے گی۔ تاہم اجلاس کی تفصیلات کو خفیہ رکھنے کی وجوہات نہیں بتائی گئیں۔ دفترِ خارجہ کے ایک اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ اجلاس کے فیصلوں کا اثر ملک کی خارجہ پالیسی پر بھی پڑ سکتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اجلاس کا وقت اور مقام دونوں غیر معمولی ہیں۔ عام طور پر ایسے اجلاس پی آر اے ای کے دفاتر میں ہوتے ہیں، جبکہ یہ اجلاس ایک نجی مقام پر منعقد ہوا۔ ایک ماہر نے کہا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاملہ انتہائی حساس نوعیت کا تھا۔ ایک اور ماہر نے کہا کہ اجلاس کا خفیہ رکھا جانا بھی اپنے اندر ایک پیغام ہے۔

(جاری ہے، صفحہ 4 کالم 9 میں ملاحظہ کریں)

ہم وطن ایٹمی سائنسدانوں کا اجلاس، اہم فیصلوں پر مشاورت

(نمائندہ خصوصی / نمائندگان)

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) 14 مئی: وفاقی دارالحکومت میں ہفتہ 13 مئی کی رات ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ملک کے 12 ممتاز ایٹمی سائنسدانوں نے شرکت کی۔ اجلاس کا مقام اور وقت آخری لمحے تک صیغۂ راز میں رکھا گیا۔ شرکاء کو اجلاس سے 48 گھنٹے قبل مطلع کیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے موبائل فون گھر پر چھوڑ کر آئیں۔ یہ اجتماع ملک کی تاریخ کے سب سے حساس اجلاسوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔

ذرائع کے مطابق اجلاس کی صدارت ڈاکٹر ارشد منیر چغتائی نے کی، جو ادارۂ تحقیقِ ایٹمی توانائی (پی آر اے ای) کے سربراہ رہ چکے ہیں۔ اجلاس میں ایٹمی ری ایکٹروں کی حفاظت، یورینیم کی افزودگی کے موجودہ معیارات اور بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کے حالیہ مطالبات پر تفصیلی غور کیا گیا۔ ایجنڈے کے آخری نکتے پر تقریباً ساڑھے تین گھنٹے بحث ہوئی۔

اجلاس کے بعد جاری کیے گئے مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ ملک کے ایٹمی پروگرام کو کسی بیرونی دباؤ کے تحت محدود نہیں کیا جائے گا۔ اعلامیے میں واضح کیا گیا کہ ایٹمی ری ایکٹروں کی حفاظت کے لیے جو اقدامات ضروری ہیں، وہ ملکی ماہرین خود کریں گے اور اس کے لیے کسی غیر ملکی مشورے کی ضرورت نہیں۔ اعلامیے پر 12 میں سے 11 سائنسدانوں کے دستخط ہیں۔

ایک شرکاء نے بتایا کہ اجلاس میں ایٹمی ری ایکٹروں کے حفاظتی نظام پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ ملک کے تین بڑے ری ایکٹروں میں ہنگامی حالت میں ٹھنڈا کرنے کے نظام کو مزید مضبوط کیا گیا ہے اور وہاں تعینات عملے کی تربیت کے لیے ہر سال خصوصی مشقیں کرائی جائیں گی۔ ایک شرکاء نے کہا کہ ماضی میں ایسی مشقوں کو غیر ضروری سمجھا جاتا تھا، مگر اب ان کی اہمیت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔

اجلاس کے بعد وزیرِ اعظم ہاؤس کے ترجمان نے ایک مختصر بیان میں کہا کہ حکومت سائنسدانوں کی سفارشات کا جائزہ لے گی اور ان پر عمل درآمد کے لیے ایک ٹائم لائن جلد جاری کی جائے گی۔ تاہم اجلاس کی تفصیلات کو خفیہ رکھنے کی وجوہات نہیں بتائی گئیں۔ دفترِ خارجہ کے ایک اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ اجلاس کے فیصلوں کا اثر ملک کی خارجہ پالیسی پر بھی پڑ سکتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اجلاس کا وقت اور مقام دونوں غیر معمولی ہیں۔ عام طور پر ایسے اجلاس پی آر اے ای کے دفاتر میں ہوتے ہیں، جبکہ یہ اجلاس ایک نجی مقام پر منعقد ہوا۔ ایک ماہر نے کہا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاملہ انتہائی حساس نوعیت کا تھا۔ ایک اور ماہر نے کہا کہ اجلاس کا خفیہ رکھا جانا بھی اپنے اندر ایک پیغام ہے۔

(جاری ہے، صفحہ 4 کالم 9 میں ملاحظہ کریں)